75405 ـ پہلی شادی کی خبر دیے بغیر دوسرا عقد نکاح کرنا

سوال

کیا اگر کوئی شخص کچھ اہم معلومات چھپا کر رکھے اور واضح نہ کرے وہ یہ کہ اگر عورت کو یہ معلومات پہنچ گئیں تو وہ اس سے شادی نہیں کریگی کیونکہ اس کی پہلی بیوی بھی موجود ہے، کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

فقہاء رحمہم اللہ نے بعض وہ امور ذکر کیے ہیں جن کی بنا پر خاوند اور بیوی میں سے ہر ایك کو فسخ نكاح كرنے كا حق حاصل ہو جاتا ہے، اس میں انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے:

عیب کی وجہ سے فسخ نکاح کرنا، یعنی دوسرے معنوں میں یہ کہ اگر خاوند یا بیوی میں سے کسی میں بھی کوئی عیب پایا جائے تو دوسرے کی جانب سے فسخ نکاح کرنا جائز ہے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" مذاہب اربعہ کے فقہاء اس پر متفق ہیں کہ عیب کی بنا پر خاوند اور بیوی میں علیحدگی جائز ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (29 / 68).

خاوند اور بیوی میں پایا جانے والا ہر عیب فسخ نکاح کا باعث نہیں ہے، بلکہ اس عیب کے لیے ایك ضابطہ اور قاعدہ ہے کہ:

جس عیب سے نکاح کا مقصد یعنی محبت و مودت اور استمتاع اور سکون اور اولاد جیسا فائدہ فوت ہو جائے "

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہر اس عیب کی بنا پر عورت کو رد کر دیا جائیگا جو کمال استمتاع یعنی مکمل فائدہ کے حصول میں نفرت کا باعث

ہو " انتہی

دیکھیں: الاختیارات (222).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قیاس یہ ہے کہ: ہر وہ عیب جس سے خاوند اور بیوی میں نفرت پیدا ہو اور اس سے نکاح کے مقاصد محبت و مودت اور رحمدلی حاصل نہ ہوتی ہو تو یہ اختیار واجب کرتا ہے " انتہی

اور ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح یہی ہے کہ یہ ایك محدود ضابطہ کے ساتھ مربوط ہے، اور وہ یہ کہ جسے لوگ عیب شمار کرتے ہوں اور اس سے کمال استمتاع فوت ہوتا ہو، یعنی جس سے مطلق عقد نکاح عدم کا مقتضی ہو تو یہ عیب شمار ہوگا.

چنانچہ نکاح میں عیب بھی خریدو فروخت میں عیوب کی طرح برابر ہیں، اس لیے کہ ہر ایك میں نقص کی صفت ہے جو مطلق عقد کے مخالف ہے " انتہی

دوم:

کسی شخص کا دوسری شادی کرنا ایسا عیب نہیں جس کی بنا پر نکاح فسخ کیا جائے، کیونکہ مرد کو دوسری اور تیسری اور چھوتھی شادی کرنے کا حق حاصل ہے، اور اگر وہ بیویوں میں عدل و انصاف کرتا ہے تو بیوی کو فسخ نکاح کا حق حاصل نہیں ہوگا.

شیخ ابن جبرین سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا شادی صحیح ہونے کے لیے مرد کے لیے دوسری بیوی کو پہلی شادی کا بتانا ضروری ہے چاہے اس کے متعلق اس سے دریافت نہ بھی کیا گیا ہو، اور کیا اگر اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس کے انکار کرنے پر کوئی چیز مرتب ہو گی ؟

شیخ کا جواب تھا:

" آدمی کے لیے بیوی اور اس کے خاندان والوں کو اپنے شادی شدہ ہونے کے متعلق بتانا لازم نہیں چاہے اس کے متعلق اس سے دریافت بھی کیا گیا ہو، لیکن غالب طور پر یہ چیز مخفی نہیں رہتی، کیونکہ شادی تو اس وقت تك ہوتی ہی نہیں جب تك خاوند اور بیوی کے متعلق باز پرس نہ کر لی جائے، اور ان کی صلاحیت کے متعلق تحقیق نہ ہو

جائے.

لیکن واقع میں سے کچھ چھپانا جائز نہیں، چنانچہ اگر خاوند یا بیوی کی جانب سے کوئی جھوٹ بیان ہوا اور اس پر فریق ثانی نے بنا کرتے ہوئے عقد کر لیا تو اختیار ثابت ہو جائیگا:

اگر اس نے یہ بیان کیا کہ وہ غیر شادی شدہ ہے اور اس میں جھوٹ بولا تو بیوی کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے، اور اگر عورت کے متعلق انہوں نے کہا کہ وہ کنواری ہے حالانکہ وہ کنواری نہ تھی تو خاوند کو اختیار حاصل ہو جائیگا کہ وہ اس سے شادی کرے یا اسے چھوڑ دے " انتہی

دیکھیں: فوائد و فتاوی تھم المراۃ المسلمۃ (114).

واللہ اعلم .